سبیل الرشاد فی تحقیق الاوتاد

مُفسّر تشہیر مدک التّحریر
مناظر اسلام رئیس الفقہاء حضرت علّامہ مولانا مفتی
فیضِ احمد اویسی مدظلہ العالی بہاولپور

اویسی پبلشرز کھارادر کراچی
2626300

سبیل الرشادفی تحقیق الاوتاد

اوتاد کی تحقیق / اوتاد کون ہیں

مصنف

استاذ العلماء، شیخ القرآن والحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب مد ظلہ العالی

جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، پاکستان

ناشر

اویسی پبلیشرز

جامع مسجد حیدری، محمد شاہ بخاری اسٹریٹ، کھارادر، کراچی

فون : 7511285

نام .... سبیل الرشاد فی تحقیق الاوتاد (اوتاد کی تحقیق/اوتاد کون ہیں)

مصنف .... علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

اشاعت اول .... ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/۲۸ دسمبر ۱۹۹۹

زیر اہتمام .... اویسی پبلیشرز کھارادر کراچی فون: 7511285

ضخامت ....

قیمت .... روپے

☆☆ملنے کا پتہ☆☆

۱۔ مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی، کراچی فون :۔ 4943368

۲۔ مکتبہ المدینہ، شہید مسجد، کھارادر کراچی۔ فون : 203311

۳۔ ضیاء الدین پبلیشرز، شہید مسجد، کھارادر کراچی فون :203918

۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی فون : 2627897

۵۔ مکتبہ المدینہ، اردو بازار، کراچی

۶۔ صوت المدینہ، حبیبیہ مسجد، دھوراجی اڈنی کال[illegible] [illegible]۔

۷۔ مکتبہ البصری، چھوٹی گٹی، حیدرآباد، سندھ

۸۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار راولپنڈی فون :552781

۹۔ قادری کتب خانہ :۹۰ سیٹھی پلازہ، علامہ اقبال چوک، سیالکوٹ فون :591008

۱۰۔ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! عوام تو ہیں ہی عوام وہابی و دیگر بعض فرقے اہل علم ہو کر اولیائے اوتاد کے منکر ہیں حالانکہ قرآن مجید کے علاوہ احادیث مبارکہ میں ان کا ذکر خیر ہے۔ فقیر اس کی تحقیق عرض کرتا ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے پ ۳۰ کی سورۃ النباء میں فرمایا "والجبال اوتاداً"

ترجمہ:- اور پہاڑوں کو اوتاد۔ اور اوتاد سے زمین کے لنگر مراد ہیں تاکہ ساکن ہو اور اپنے اوپر مقیمین کو کہیں نہ لے جائے جیسے وہ پانی پر ہچکولے کھارہی تھی، جیسے گھر کو میخوں سے مضبوط کیا جاتا ہے۔ تشبیہ بلیغ کے قبیل سے ہے۔ روح البیان میں آیت میں اوتاد سے اولیاء مراد ہیں چنانچہ تصریح آتی ہے۔ اوتاد، وَتَدَ کی جمع ہے۔ وہ شے جو گاڑی جائے اور اس سے متزلزل و متحرک شے کو مضبوط پیدا کئے گئے کہ وہ زمین جب پیدائش کے بعد ہچکولے کھارہی تھی تو پہاڑوں نے اسے ساکن کیا یونہی اولیائے کرام زمین پر جبال کی طرح ہیں کہ ان کے طفیل اہل دنیا آباد ہیں۔

سوال:- کیا اللہ تعالی کو قدرت نہیں کہ وہ زمین اور اہل زمین کو محفوظ رکھ سکے۔

جواب:- ضرور ہے لیکن وہ مسبّب الاسباب ہے اور یہ بھی اس کی کمال قدرت کی دلیل ہے۔

---

۱ زمین ساکن ہے اس پر اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی کی عظیم تصنیف اور ایک رسالہ ہے۔ "دور حاضر کی سائنس غلط کہتی ہے کہ زمین متحرک ہے۔" اویسی غفرلہ

اولیاء کرام کی شان:- ہم اہلسنت والجماعت کہتے ہیں کہ دنیا اللہ والوں کے طفیل بس رہی ہے اسے ہمارے دور کے معتزلہ (وہابی، نجدی، دیوبندی) شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ دو صدی پہلے یہی عقیدہ صاحب روح البیان قدس سرہ نے بیان فرمایا۔ ان کی عبارت ملاحظہ ہو:

قال بعضهم الاوتاد على الحقيقته سادات الاولياء و خواص الاصفياء فانهم جبال ثابتته وبهم تثبت ارض الوجود	بعض نے کہا کہ اوتاد در حقیقت سادات اولیاء اور خواص اصفیاء ہیں، اس لیے کہ وہ جبال ثابتہ ہیں کہ ان سے ہی ارض الوجود ثابت ہے۔

(روح البیان) ج ۱، ص ۲۹۶)

اوتاد و ابدال میں فرق:- حضرت ابو سعید خراز قدس سرہ سے اوتاد و ابدال کے متعلق سوال ہوا کہ ان میں کون افضل ہے؟ فرمایا اوتاد۔ عرض کی گئی وہ کیسے؟ فرمایا کہ ابدال، ایک سے دوسرے حال کی طرف بدلتے رہتے ہیں اور اوتاد ان تک انتہا، اور ان سے ارکان ثابت ہیں ان پر ہی خلق کا قوام (دار ومدار) ہے۔

ف: حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اوتاد اہل استقامت اور اہل صدق ہیں ان کے احوال متغیر نہیں ہوتے وہ مقام تمکین ہوتے ہیں۔

اوتاد کی تعداد:- دنیا میں کل چار اوتاد ہوتے ہیں۔

۱۔ مشرق کی طرف حفاظت کرتا ہے اس کا اسم گرامی عبد الحیّ ہے۔

۲۔ مغرب کا محافظ ہے اس کا اسم گرامی عبد العلیم ہے۔

۳۔ شمال کی نگرانی کرتا ہے اس کا نام عبد المرید ہے۔

۴۔ جنوب کی حفاظت کرتا ہے اس کا نام عبد القادر ہے۔

ابدال کی ڈیوٹی:- ابدال سات ہیں۔ وہ ہفت اقلیم کے کرہ کی علواً و سفلاً حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو چہل تن میں سے ایک ابدال کی جگہ پر لایا جاتا ہے وہ چہل تن نجباء ہیں اور نجباء کی تکمیل سی صد (۳۰۰) نقباء میں سے ایک سے ہوتی ہے اور نقباء کی تکمیل

صلحاء سے کی جاتی ہے۔ ابدال ایک جگہ پر مقیم نہیں رہتے مگر وہ کمزور ہوتے ہیں علاج معالجہ کرتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں، کپڑے پہنتے ہیں۔ ابدال بننے سے پہلے نکاح کرتے ہیں، قطب الابدال کی نظیر سہیل ستارہ ہے ایسے ہی قطب الارشاد کی نظیر جدیٔ (ستارہ) ہے۔

ابدال زمانہ سابق کے :- حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت عصام الدین قرنی، حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کے چچا تھے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت ابن عطاء احمد رضی اللہ عنہ جو مکہ معظمہ و یمن کے درمیان کسی گاؤں میں رہتے تھے سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ابدال سبعہ میں سے ایک تھے اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ اوتاد اربعہ میں سے ایک تھے۔ (انتباہ روح البیان)
اس میں ان جاہل صوفیہ کا رد ہے جن کا عقیدہ ہے علماء و فقہا اولیاء نہیں ہوتے اور ہمارے دور میں بعض بد قسمت فرقے ''ابدال'' کے وجود اور ان کی اس اصطلاح اور ان کے تصرفات وکمالات وکرامات کے منکر ہیں۔ امام اجل جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر ایک بہترین کتاب لکھی ہے۔ فقیر (محمد فیض احمد اویسی) نے بھی ان کے فیض سے دو کتابیں تحریر کی ہین۔ ا جامع الکمال فی احوال الابدال (اردو) ظہور الکمال فی وجود الابدال (عربی)

(فائدہ) ابدال کی احادیث صریحہ دلالت کرتی ہیں کہ وہ دن رات اپنی ڈیوٹی پر قائم دائم ہیں متعدد صحاح کی احادیث فقیر کی لکھی ہوئی پڑھ لیں۔

تحقیق ابدال :- ابدال دراصل رجال اللہ میں سے ایک مخصوص مقام پر فائز ہوتے ہیں ان کے متعلق احادیث مبارکہ میں بکثرت ارشادات وارد ہیں قرآن مجید میں انہیں رجال اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔

رجال لا تلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله

ترجمہ :- وہ مردان حق جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد خداوندی سے غافل

نہیں کرتی۔

ان کا وجود مسعود حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک رہا ہے اور حضور کے عہد مبارک سے لے کر ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام تک رہے گا۔ کائنات کے قیام اور نظام کا دارومدار انہی مردان خدا پر ہے۔ عبد و معبود کے درمیان کا رشتہ انہی کی تعلیماو ہدایت پر قائم ہے۔ امور تکوینی کے انصرام اور تصرفات کونیہ کی قدرت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ان کی برکات سے بارشیں برستی ہیں۔ نباتات پر سرسبزی آتی ہے۔ کائنات ارضی پر مختلف قسم کے حیوانات کی زندگی انہی کی نگاہ کرم کی مرہون منت ہے۔ شہری آبادیاں تغلب احوال و تحول اقبال، سلاطین کے عروج و زوال، انقلابات زمانہ اغنیاء و مساکین کے حالات میں ردوبدل، اصاغر واکابر کی ترقی و تنزل جنود و عاکر کا اجتماع و انتشار، بلاؤں اور وباؤں کا رفع دفع ہونا۔ غرضیکہ اللہ تعالی کی دی ہوئی کروڑوں طاقتوں کا مظاہرہ انہی کے اختیار میں ہے۔ آفتاب عالم تاب خداوند تعالیٰ کے عطا کردہ نور سے تمام کائنات کو روشن رکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے غیب الغیب سے ایک نور ان حضرات پر وارد کرتا ہے جس سے وہ بنی آدم کے نام کی اصلاح کرتے رہتے ہیں۔ ان حضرات کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ اولیائے ظاہرین

۲۔ اولیائے مستورین

(۱) اولیائے ظاہرین کے سپرد مخلوق خدا کی ہدایت واصلاح ہوتی ہے یہ لوگ مخلوق خدا کی ہدایت اور اصلاح کے لئے زندگیاں وقف کر دیتے ہیں اور اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ وہ دشوار ترین حالات کے سامنے بھی اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔

(۲) اولیائے مستورین کے سپرد انصرام تکوینی ہوتا ہے۔ یہ اغیار کی نگاہوں (نگاہ ظاہرین) سے مستور اور پوشیدہ ہوتے ہیں مگر یہ بھی صاحب خدمت

ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے انصرامی امور کی سر انجام دہی کے سلسلے میں اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی، انہیں اصطلاح صوفیہ میں رجال الغیب اور مردان غیب کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں ان کے قدم بہ قدم چل کر عالم شہادت تک رسائی حاصل کرتے ہیں مستوی الرحمٰن کا مقام پاتے ہیں وہ نہ تو پہچانے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ عام انسانی شکل میں رہتے ہیں اور عام انسانوں میں صبح و شام مصروف کار رہتے ہیں۔ انہی کے بارے میں حدیث قدسی میں ہے۔

اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم سوائی (روح البیان)

ترجمہ:- میرے ولی میری قدرت کی قبا میں ہیں انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا

ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو اپنے اپنے مقامات پر متعین ہیں۔ عالم احساس میں جس انسان کی شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں لوگوں کو پردہ غیب سے پیچھے کی خبریں دیتے ہیں۔ پوشیدہ امور سے بعض اوقات پردہ اٹھادیتے ہیں اور پھر ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو تمام کائنات ارضی پر پھرتے ہیں، لوگوں سے اپنا تعارف کراتے ہیں اور پھر آناً فاناً غائب ہو جاتے ہیں۔ ان سے باتیں کرتے ہیں، ان کی مشکلات کا حل بتاتے ہیں ان کے مسائل کا جواب دیتے ہیں اور جنگلوں، پہاڑوں، صحراؤں اور سمندروں میں قیام کرتے ہیں۔ ایسے حضرات میں سے قوی تر حضرات شہروں میں بھی قیام کرتے ہیں۔ صفات بشری کے ساتھ صبح و شام بسر اوقات کرتے ہیں۔ آبادیوں میں اعلیٰ مکانات میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ احباب کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ لوگوں کو اپنے معاملات میں شریک کرتے ہیں۔ بیمار پڑتے ہیں تو اپنے حلقہ احباب سے عیادت کرواتے ہیں، علاج کرواتے ہیں۔ اولاد و اسباب، اموال واملاک دیکھتے ہیں۔ لوگوں کی دشمنیوں، بدگمانیوں، ایذار سانیوں اور حسد و بغض کے اثرات برداشت کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے حسن احوال اور

کمالات باطنی کو اغیار کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ صاحبان نظر ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ صاحبان احوال ان کی زیارت کو آتے ہیں۔ انہی میں سے تھے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ جن کی زیارت کے لئے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا

(۱)اقطاب	(۲)غوث	(۳)امامان	(۴)اوتاد
(۵)ابدال	(۶)اخیار	(۷)ابرار	(۸) نقبا
(۹)نجبا	(۱۰)عمد	(۱۱)مکتبان	(۱۲)مفردان

علی المرتضی رضی اللہ یمن کی بستی قرن میں تشریف لے گئے تھے۔

(فائدہ) ان دو اصطلاحی الفاظ کے علاوہ اولیائے کرام کی بہت سی قسمیں ہیں۔ "تفریح الاذکیاء فی تقسیم الاولیاء میں تمام قسمیں قرآن واحادیث واقوال علماء سے ثابت کیا ہے۔

رجال اللہ کے اقسام

رجال اللہ (مردان خدا) کو بارہ اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔

اقطاب ہر زمانہ میں صرف ایک قطب ہوتا ہے یہ قطب سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ قطب عالم، قطب کبریٰ، قطب الارشاد، قطب مدار، قطب الاقطاب، قطب جہاں، جہانگیر عالم، عالم علوی اور عالم سفلی میں اسی کا تصرف ہوتا ہے اور سارا عالم اسی کے فیض وبرکت سے قائم ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان میں سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ قطب عالم براہ راست اللہ تعالیٰ کے احکام وفیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ دنیا کے کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے، بڑی عمر پاتا ہے۔ نور خام مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔ وہ

اپنے ماتحت اقطاب کے تقرر، تنزل اور ترقی کے اختیار کا مالک ہوتا ہے۔ ولی کو معزول کرنا، ولایت کو سلب کرنا، ولی کو مقرر کرنا اس کے درجات میں ترقی دینا اسی کے فرائض میں ہے۔ وہ ولایت شمس پر فائز ہوتا ہے لیکن اس کے ماتحت اقطاب کو ولایت قمر میں جگہ ملتی ہے۔ قطب عالم اللہ تعالیٰ کے اسم رحمٰن کی تجلی کا مظہر ہوتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر خاص تجلی الولایت ہیں۔ قطب عالم سالک بھی ہوتا ہے اور اس کا مقام ترقی پذیر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ مقام فردانیت تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ مقام محبوبیت ہے، رجال اللہ میں اس قطب عالم کا نام عبداللہ بھی ہے۔

اقطاب کی قسمیں:۔ اقطاب کی کئی قسمیں ہیں یہ اقطاب تمام کے تمام قطب عالم کے ماتحت ہوتے ہیں۔ قطب ابدال، قطب اقالیم، قطب ولایت وغیرہ وغیرہ۔ بعض اوقات مختلف افراد کی تربیت کے لئے ایک ایک قطب کا تعین کیا جاتا ہے۔ قطب زہاد، قطب عباد، قطب عرفا، قطب متوکلان۔ یہ اقطاب شہروں، قصبوں، گاؤں غرضیکہ جہاں جہاں انسانی معاشرہ ہے وہاں وہاں ایک قطب مقرر ہے جو اس کی محافظت اور اصلاح کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ بستی مومنوں سے آباد ہو خواہ کافروں سے مگر قطب اپنے فرائض سرانجام دیتا رہتا ہے۔ مومنوں کی بستیوں میں اسم ہادی کی تجلی سے کام لیا جاتا ہے اور کافروں کی پرورش یا نگرانی اسم مفصل کے ماتحت ہوتی ہے۔

غوث بعض صوفیہ نے غوث اور قطب ایک ہی شخصیت کو قرار دیا ہے مگر حضرت محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کے نزدیک قطب الاقطاب اور غوث میں بڑا فرق ہے۔ بعض اوقات قطب اور غوث کے اوصاف ایک ہی شخصیت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ قطبیت کی وجہ سے قطب ایک ہی شخصیت الاقطاب اور غوث غوثیت کے اعتبار سے غوث العالم کہلاتا ہے۔

امامان:۔ قطب الاقطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں جنہیں امامان کہتے ہیں۔ ایک قطب کے داہنے ہاتھ رہتا ہے۔ جس کا نام عبدالملک ہے۔ اور دوسرا بائیں ہاتھ بیٹھتا

ہے، اس کا نام عبدالرب ہے۔ داہنے ہاتھ والا قطب مدار سے پاتا ہے عالم علوی سے افاضہ کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ والا قطب مدار سے فیض حاصل کرتا ہے مگر عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے۔ صوفیہ کے نزدیک بائیں ہاتھ والے امام کا رتبہ دائیں ہاتھ والے امام سے بلند تر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطب الاقطاب کی جگہ خالی ہوتی ہے تو بائیں ہاتھ والا ترقی پاتا ہے اور اس کی جگہ دائیں ہاتھ والا مقرر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم کون و فساد میں انتظام کرنا اور امن برقرار رکھنا زیادہ مشکل ہے۔ اس عالم میں معاشرہ اپنی خواہشات، غیظ و غضب اور فساد و شر کی وجہ سے سخت انصرام وانتظام کی ضرورت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لئے یہ وزیر زیادہ مستعد، تجربہ کار اور مضبوط رکھا جاتا ہے۔ اس کی نسبت عالم علوی کے احوال زیادہ اصلاح یافتہ ہیں۔ جہاں مشکلات کا سامنا کم ہوتا ہے۔

اوتاد :- دنیا میں چار اوتاد ہوتے ہیں۔ یہ عالم کے چاروں آفاق (گوشوں) پر متعین ہیں۔

۱۔ مغربی افق والے اوتاد کا نام عبدالودود
۲۔ مشرق افق والے کا نام عبدالرحمٰن
۳۔ جنوبی افق والے کا نام عبدالرحیم
۴۔ شمالی افق والے کا نام عبدالقدوس ہوتا ہے۔

قیام عالم میں یہ اوتاد میخوں کا کام دیتا ہے اور پہاڑوں کی طرح زمین پر امن برقرار رکھنے کا کام دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے!

الم نجعل الارض مهاداً والجبال اوتاداً.

کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو اوتاد نہیں بنایا؟

فائدہ۔ اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں صوفیاء کرام نے اوتاد حضرات کے مقامات، فرائض، مراتب اور قیام امن میں ان کے کردار کو تفصیلی طور پر بیان فرمایا

ہے۔

ابدال:- انہیں بدلاء بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا میں بیک وقت سات ہوتے ہیں اور سات اقالیم پر متعین ہوتے ہیں۔ یہ سات انبیاء کے مشرب پر کام کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کو روحانی امداد کرتے ہیں اور عاجزوں اور بیکسوں کی فریادرسی پر مامور ہیں۔

۱۔ابدال اقلیم اول	بر قلب ابراہیم علیہ السلام	نام عبدالحی
۲۔ابدال اقلیم دوئم	بر قلب موسیٰ علیہ السلام	نام عبدالعلیم
۳۔ابدال اقلیم سوئم	بر قلب ہارون علیہ السلام	نام عبدالمرید
۴۔ابدال اقلیم چہارم	بر قلب ادریس علیہ السلام	نام عبدالقادر
۵۔ابدال اقلیم پنجم	بر قلب یوسف علیہ السلام	نام عبدالقاہر
۶۔ابدال اقلیم ششم	بر قلب عیسیٰ علیہ السلام	نام عبدالسمیع
۷۔ابدال اقلیم ہفتم	بر قلب آدم علیہ السلام	نام عبدالبصیر

مندرجہ بالا سات ابدالوں میں سے عبدالقادر اور عبدالقاہر کو ان مقامات، ممالک اور اقوام پر مسلط کیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہونا ہوتا ہے۔ یہ مقہوری بنتے ہیں۔ ان سات ابدالوں کو قطب اقلیم بھی کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا ابدال کے علاوہ پانچ ابدال اور بھی ہوتے ہیں جو یمن میں رہتے ہیں اور پورے شام پر ان کی حکومت ہوتی ہے۔ انہیں قطب ولایت کہتے ہیں۔ قطب عالم کا فیض قطب اقالیم پر اور قطب اقالیم کا فیض قطب ولایت پر اور قطب ولایت کا فیض تمام اولیائے جہاں پر وارد ہوتا رہتا ہے۔

علاوہ ازیں تین سو پچاس (۳۵۰) ابدال اور بھی ہوتے ہیں جن میں سے تین سو (۳۰۰) قلب آدم علیہ السلام پر ہیں۔ میر سید محمد جعفر مکیؒ نے چار سو چار (۴۰۴) تعداد بتائی ہے، جو مختلف انبیاء علیہم السلام کے مشرب پر ہوتے ہیں اور مختلف خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

مفردان:- افراد کو کو کہتے ہیں جو قطب عالم ترقی کرتا ہے وہ فرد ہو جاتا ہے۔

مقام فردانیت پر پہنچ کر تصرفات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ قلب مدار عرش سے تحت الثریٰ تک متصرف ہوتا ہے۔اور فرد متحقق ہوتا ہے۔یاد رہے کہ تصرف اور متحقق میں بڑا فرق ہے۔ قطب مدار توعلی الدوام تجلی صفات میں رہتا ہے مگر خود تجلی ذات میں ہوتا ہے۔ قطب مدار خاص ہے فرد خص ہے۔ فردانیت مقام انبساط و محبت ہے۔یہاں پہنچ کر مراد باقی نہیں رہتی۔ بعض اولیاء کو تجلی افعالی ہوتی ہے۔ بعض کو تجلی اسمائی بعض کو تجلی آثاری۔ بعض مقام صحو میں ہوتے ہیں۔ بعض مقام سکر میں، بعض بیک وقت دونوں مقامات پر، مقامات اولیاء اللہ خارج از حد و حصر ہوتے ہیں مگر اہل فردانیت تمام مقامات سے برتر ہوتے ہیں۔ تنزل کی ایک ہے مگر عروج و ترقی حدود و انتہا سے مبرا ہے۔افراد ترقی کر کے جب فردانیت میں کامل ہوتے جاتے ہیں تو ان کا رتبہ محبوبیت آجاتا ہے پھر محبوبیت بھی مقبولان بارگاہ میں خاص امتیاز ذات کے ہوتی ہے۔ حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی دہلوی رحمتہ اللہ علیہما اسی مقام محبوبیت کے مالک تھے۔بحر المعانی میں لکھا ہے۔

''روزے ایں فقیر در کشتی دریائے نیل مصر با حضرت خضر علیہ السلام مصاحب بود. سخن درمیان شاھدان لایزالی می رفت. خضر علیہ السلام می فرمود کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ نظام الدین بدایونی درمقام معشوقی بوونند کہ امثال ایشاں دیگرے نہ رسید.

ترجمہ:- ایک دن یہ فقیر دریائے نیل مصر میں کشتی میں حضرت خضر علیہ السلام سے رفاقت پذیر ہوا۔ شاہدانی لایزالی کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ نظام الدین بدایونی مقام معشوقی میں تھے ان کے سوا اور

؎ اسی سے بعض غلط کار چشتیہ کو غلط فہمی ہوئی تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ نے ان کا خوب رد فرمایا، اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''قدمی علیٰ رقبۃ کل ولی'' میں ہے۔اویسی غفرلہ

کوئی اس مقام پر نہ پہنچ سکا۔

اخیار:-ابدال میں سے چالیس اخیار کہلاتے ہیں۔

نقباء:- یہ تین سو ہیں سب کا نام علی ہے۔

نجباء:- یہ تعداد میں ستر ہیں، نام حسن ہے اور مصر میں رہتے ہیں۔

عمد:- یہ چار ہیں، محمد ان کا نام ہے، زمین کے مختلف زاویوں میں کام کرتےہیں۔

مکتوبان:- یہ حضرات چار ہزار کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، ملتے ہیں لیکن یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتے۔ ان پر اپنا حال آشکار نہیں ہوتا۔ ایسے لباس میں ہوتے ہیں کہ اغیار پہچاننے سے عاجز ہوتے ہیں۔ یہ اپنے مقام سے خود ناآشنا ہوتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ حالت اخفا میں ہوتے ہیں۔ جیسے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور ان جیسے اور بیشمار اولیاء، یہانتک کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ جیسے امام وقت نے انکار کر دیا جس کی وضاحت امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے خوب وضاحت فرمائی اس کا خلاصہ فقیر نے اپنی تصنیف ''ذکر اویس'' میں عرض کر دی ہے

فائدہ:- مندرجہ بالا تشریحات کے علاوہ ان رجال اللہ (مردان خدا) میں سے بہت سے اور اقسام ایسے ہیں جو کائنات کے انتظامات وانصرامات میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ بھی رجال الغیب کی صفت میں آتے ہیں مگر ان کے صحیح مقامات سے اہل خرد پوری طرح آگاہ و آشنا نہیں اور نہ ہی ان کے احوال و مقامات کا ادراک ان کی عقلی وسعتوں میں سما سکتا ہے۔ یہ حضرات اپنے فرائض میں اس قدر مربوط اور مستعد ہوتے ہیں کہ ہم ظاہر میں اندازہ نہیں کر سکتے۔

گزشتہ صفحات میں جہاں ہم نے قارئین کو رجال اللہ (مردان خدا) سے آشنا کرنے کے لئے ایک حقیر سی کوشش کی ہے وہاں ان حضرات کا مختصر ساذکر دوراز موضوع نہ ہوگا جو ہمارے ظاہری احوال و معاملات کی روحانی اصلاح اور نگرانی فرماتے ہیں۔ ان میں علماء، مشائخ، صوفیہ، صلحاء، اتقیا اور مجدد شامل ہیں۔ علماء و

مشائخ کے ہزاروں مقامات و مراتب ہیں۔ وہ معاشرہ انسانی کی ظاہری باطنی اصلاح کے لئے مختلف انداز رشد و ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان کے اثرات خصوصیت کے ساتھ مسلم معاشرے پر مرتسم ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان کی اصلاحی کوششیں غیر مسلموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں مگر تاریخ عالم نے عالم اسلام کے اذہان و افکار میں جن انقلابات کی نشان دہی کی ہے وہ ان علماء و مشائخ کی شب و روز کاوشوں کے مرہون منت ہیں۔ ان میں صوفیہ بالخصوص روحانی اور قلبی اصلاح میں مصروف رہے۔ ان کی اس مساعی جمیلہ نے اسلامی معاشرے کی اخلاقی نشوونما میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے احکام الہیہ اور مقام مصطفےٰ کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں نقش کرنے میں گرانقدر کام کیا۔ انہوں نے مردہ دلوں کو حیات تازہ بخشی اور مردہ نعشوں کو ونفخت فیہ من روحی کے پیغام سے زندہ کر دیا۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''ابدال کے احوال'' میں ملاحظہ ہو۔

چند احادیث بطور نمونہ حاضر ہیں۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم النجوم امنته للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السمآء ماتوعد وانا امنته لاصحابی فاذا ذهبت الی اصحابی مایوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی آتی امتی مایوعدون (احمد مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے امان ہیں آسمان کے لئے جب ستارے جاتے رہیں گے، آسمان پر وہ آئے گا جس کا اس سے وعدہ یعنی شق ہونا فنا ہو جانا اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا ان

سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات ؎ اور میرے صحابہ ہیں امت کے لئے جب میرے صحابہ نہ رہیں گے، میری امت پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ و تسلط کفار وغیرہ۔

(۲) اور فرمایا "النجوم امان لاهل السمآء واهل بیتی امانلامتی (مسند ابویعلی و مستدرك حاكم من سلم)

ترجمہ:- ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت کی پناہ

(۳) اور فرمایا الابدال فی امتی ثلثون بهم تقوم الارض و بهم تمطرون و بهم تنصرون

(طبرانی عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے انہیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے، انہیں کے سبب تمہیں مدد ملتی ہے۔

فائدہ:-اس حدیث پاک کے ان الفاظ پر پھر غور کیجئے۔

بهم تقوم الارض انہیں سے زمین قائم ہے۔

جن کے ذریعے زمین قائم ہے انہیں قیوم کہہ لیا جائے تو آخر کیا حرج ہے، عمل اس مفہوم میں نہیں جو اللہ تعالی کے لئے خاص ہے، بلکہ وجہ قیام امن کے طور پر اور اللہ کے فضل و کرم سے۔

خلاصہ بحث

جب احادیث صحیحہ میں بندگان خدا کے لئے مذکورہ امور ثابت ہیں تو ان بندگان خدا کا وجود ماننا پڑیگا۔ خواہ ان کا کوئی نام ہو۔ اہل تصوف نے اپنی اصطلاحات پر ان کے اسماء منتخب فرمائے اور اصطلاحات اور ان کے اسماء اگرچہ بعد کو مقرر ہوئے تو یہ

؎ اور فن فقہ وغیرہ کے جتنے نام اور اصطلاحات

صرف اہل تصوف سے خاص نہیں ہر اسلامی کی اصطلاحات اور ان کے اسماء خیر القرون کے بعد ایجاد ہیں مثلاً فن حدیث اور فن تفسیر کو علماء نے مقرر فرمائے اور ان سب کو اپنانا گوارہ ہے تو اصطلاح اوتاد وابدال واقطاب واغواث وگیرہ بھی گوارہ کرنا پڑیگا۔ جیسے ہم مذکورہ بالا اسلامی فنون میں کہتے ہیں کہ ان کا کام تھا نام نہیں تھا۔ یہاں بھی یہی کہیں گے اوتاد وغیرہ کا کام خیر القرون میں تھا۔ نام نہیں تھا۔ شے کے نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین

۸ / رجب المرجب ۱۴۰۹ھ

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان